بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسْمِ اللهِ وَالحَمْدُ للهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ، وَبَعْدُ:

099: سورۃ الزلزلہ کی مختصر تفسیر

سورۃ الزلزال یا الزلزلہ کی مختصر تفسیر بیان کرتے ہیں، ارشاد باری تعالی ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝١ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۝٢ وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا ۝٣ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۝٤ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ۝٥ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۝٦ فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝٧ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝٨﴾ (الزلزلۃ: 1-8)

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا﴾ (جب زمین زلزلے سے ہلا ڈالی جائے گی)۔

﴿وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا﴾ (اور اپنے بوجھ باہر نکال ڈالے گی)۔

﴿وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا﴾ (اور کہے گا انسان اس کو کیا ہو گیا ہے)۔

﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا﴾ (اُس دن وہ اپنے حالات بیان کرے گی)۔

﴿بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا﴾ (کیونکہ تیرے ربّ نے اس کو حکم بھیجا ہو گا)۔

﴿يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ﴾ (اُس دن لوگ گروہ در گروہ باہر نکلیں گے تاکہ وہ اُن کے عمل اُن کو دکھا دے)۔

﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ﴾ (بس جس نے کی ہو گی ایک ذرّے برابر نیکی وہ اُسے دیکھ لے گا)۔

﴿وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ (اور جس نے کی ہو گی ایک ذرّے برابر بُرائی وہ بھی اسے دیکھ لے گا)۔

یہ عظیم سورۃ جزء عمّ کی چھوٹی سورتوں میں سے ایک عظیم سورۃ ہے، آٹھ آیتیں ہیں اس سورۃ کی لیکن بڑے عظیم پیغام ہے دل کو ہلا دینے والے پیغام ہیں۔

بنیادی پیغام جیسے ہم سب جانتے ہیں کیا ہے؟ آخرت پر ایمان، اور آخرت پر ایمان ارکان ایمان کا پانچواں رکن ہے "الایمان بالیوم الآخر": اور آخری پارے میں اکثر سورتوں کا یہی بنیادی پیغام ہے اس سے اللہ تعالیٰ پر ایمان مضبوط ہوتا ہے، انسان کے دل میں مومن کے دل میں ڈر پیدا ہو جاتا ہے اپنے ربّ سے، جب آخرت کے دن کا ذکر آتا ہے اور یہ ہولناکیاں سامنے آتی ہیں تو مومن کا دل ڈر جاتا ہے سہم جاتا ہے!

اور ہمیشہ تبدیلی دل سے ہوتی ہے جب دل ہل جاتا ہے اپنے ربّ سے ڈر جاتا ہے تو پھر اس کا اثر جسم پر بھی ہوتا ہے جسم بھی دل کی نرمی کی وجہ سے تبدیل ہو جاتا ہے؛ آنکھوں میں تبدیلی آتی ہے کانوں میں تبدیلی آتی ہے، زبان پر تبدیلی آتی ہے سوچ میں تبدیلی آتی ہے، بازوؤں میں، ٹانگوں میں پورے جسم میں تبدیلی آتی ہے۔

تو آیئے دیکھتے ہیں کہ ہم اپنے دل کو اس عظیم سورۃ سے کیسے بدل سکتے ہیں اور اپنے ربّ سے ڈرنے کے لیے کس طریقے سے اللہ تعالیٰ کے اس پاک کلام سے اپنے دل میں اثر پیدا کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا﴾ (جب زمین زلزلے سے ہلا ڈالی جائے گی)۔

یہ زمین جس پر ہم چلتے ہیں ہموار ہے سیدھی ہے چلنا اس پر آسان ہے اسے ربّ نے ایسا بنایا ہے ہماری آسانی کے لیے لیکن ایک وقت آئے گا جب اس زمین کا خاتمہ ہو گا، پوری کائنات ختم ہو جائے گی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی باقی نہیں رہے گا: ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾﴾ (الرحمٰن: 26-27)۔

اس عظیم زمین کا خاتمہ کیسے ہو گا؟ ختم کیوں ہو گی؟ کیونکہ قیامت آگئی ہے۔

دنیا کی زندگی کا مرحلہ ختم ہو رہا ہے دنیا کی ہر چیز ختم ہو جائے گی فنا ہو جائے گی، زمین کا خاتمہ زلزلے سے ہو گا۔

زلزلے سے زمین ہل جاتی ہے زمین میں استقرار اور قرار ہے، اُس کی ضد میں اُس کا ہلنا ہے۔

اور یہ پہاڑ کیوں موجود ہیں؟ میخوں کی طرح گڑے ہوئے ہیں: ﴿وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿٧﴾﴾ (النبأ: 7): تاکہ زمین زلزلوں سے بچ جائے اور ہلنے سے بچ جائے۔ لیکن اُس دن پوری دنیا کے خاتمے کا دن ہو گا نہ رہیں گے پہاڑ، نہ رہیں گے آسمان، اور نہ رہے گی یہ زمین۔ لفظ ﴿زُلْزِلَتِ﴾ اور ﴿زِلْزَالَهَا﴾: زلزلے کا لفظ دو دفعہ آیا ہے: ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ﴾ (ہلا دیا جائے گا زمین کو)؛ کون ہلائے گا؟ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہلے گی۔ ﴿زِلْزَالَهَا﴾: ایسا زلزلہ جس کے بعد اُس کا خاتمہ ہو گا ورنہ چھوٹے موٹے زلزلے تو آتے رہتے ہیں نا؟!

یہ بڑی زمین، ہموار زمین خوبصورت زمین، زلزلوں سے اس کا خاتمہ ہو گا اور اس کے ساتھ ساتھ: ﴿وَاَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَا﴾(اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال ڈالے گی)۔

زمین میں بوجھ کیا ہے؟ کس چیز کا بوجھ ہے؟ ایک بوجھ زمین پر ہے دوسرا بوجھ زمین کے اندر ہے (زمین میں ہے)؛ پتہ ہے جانتے ہیں یہ بوجھ کیا ہے؟ جو زمین پر بوجھ ہے اور وہ زمین کے اندر بوجھ ہے کون ہے؟ (سبحان اللہ) مکلف انسان ہے، اُس میں جِن بھی شامل ہیں، ہم لوگ بوجھ ہیں!

﴿وَاَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَا﴾ زمین اپنے بوجھ نکال دے گی: قبریں کھلیں گی ہم قبروں سے نکلیں گے کیونکہ زمین باقی نہیں رہے گی، زمین کو بدلا جائے گا؛ یہ زمین باقی نہیں رہے گی ہم قبروں سے نکلیں گے کسی اور زمین پر کھڑے ہوں گے۔

زمین پر ہم بوجھ اس اعتبار سے ہیں یا وہ لوگ بوجھ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں، اور کافر سب سے بڑا نافرمان ہے، مشرک اور کافر سب سے بڑے نافرمان ہیں، اور صحیح حدیث میں آیا ہے: "مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ": جنازے کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یا تو راحت پانے والا ہے یا دوسروں کو راحت دلانے والا ہے۔

جب مومن مر جاتا ہے تو راحت پالیتا ہے دنیا کی تنگی سے، مشکلات سے پریشانیوں سے، مصیبتوں سے راحت پالیتا ہے، اور جب کافر مر جاتا ہے تو اُس سے یہ زمین یہ درندیہ پرند راحت پالیتے ہیں کیونکہ بوجھ تھا اس دنیا میں!

نافرمان اپنی نافرمانی سے اس دنیا میں بوجھ ہے زمین پر بوجھ ہے ﴿وَاَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَا﴾۔

پہلی آیت میں جب انسان دیکھے گا کہ زمین کا زلزلہ ہو رہا ہے پہاڑ اُون کی طرح اُڑ رہے ہیں، آسمان پھٹ رہا ہے اور تارے آپس میں ٹکرا رہے ہیں، سورج بے نور ہو رہا ہے، یہ نظارے دیکھتے ہوئے انسان اپنے بارے میں سوچتا ہے کہ میرا کیا ہونے والا ہے؟! بوجھ نکلیں گے زمین کے اندر سے نکلیں گے زمین اپنا بوجھ باہر نکال دے گی: ﴿وَقَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا لَهَا﴾ (انسان کہے گا کہ اسے کیا ہو گیا ہے)۔ زمین کو کیا ہو گیا ہے یہ کیوں مجھے باہر نکال رہی ہے؟!

﴿یَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا﴾(اُس دن زمین اپنے حالات بیان کرے گی (خبریں دے گی))۔

کیا خبریں دے گی زمین؟ ایک خبر تو یہ ہے:

﴿بِاَنَّ رَبَّکَ اَوۡحٰی لَهَا﴾: کہ بے شک تیرے ربّ نے اُسے حکم دیا ہے اس لیے اپنے ربّ کے حکم سے وہ باہر نکال رہی ہے۔

اور پھر دوسری بات کہ یہ زمین گواہی بھی دے گی کہ اس بندے نے (ہم نے) کس وقت کس جگہ پر کیا کیا ہے اور کیا کہا ہے سب درج ہو رہا ہے؛ نافرمان کی نافرمانی پر زمین بھی گواہی دے گی، ہمارے قدم تو چل پڑتے ہیں کس طرف چل رہے ہیں اس زمین پر چلتے ہوئے زمین بھی گواہی دے گی۔

کیوں گواہی دے گی ؟ کیونکہ انسان کی عجیب سے فطرت ہے جب پھنس جاتا ہے جب ہلاکتوں کو اپنی آنکھوں سے اپنے سامنے دیکھتا ہے اور اسے کوئی راستہ نہیں ملتا تو پھر حقائق کو جھٹلانا شروع کر دیتا ہے جھوٹ پر اُتر آتا ہے۔

فرشتے گواہی دیں گے نہیں مانے گا، زمین گواہی دے گی (زمین بھی گواہی دے گی !) نہیں مانے گا، پھر اللہ تعالیٰ حکم دے گا اس کی زبان بند کر دی جائے گی اب وہ بول نہیں سکے گا؛ اب کیا بولے گا ؟!

اور کون سے گواہ ہیں لوگ بھی گواہی دے چکے ہیں، فرشتے بھی، زمین بھی ؟ پھر انسان کے اعضاء بولیں گے، اُس کے ہاتھ بولیں گے اُس کے پاؤں بولیں گے، جسم کے اعضاء بولیں گے کہ اللہ تعالیٰ واقعی اس نے فلاں وقت میں فلاں جگہ پر یہ فلاں کام کیا ہے، تب یہ انسان دیکھے گا کہ آج میرا جسم میرے خلاف گواہی دے رہا ہے !

اُس کے پاس کوئی باقی عذر بچے گا ؟ یا کوئی بچ سکتا ہے اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ؟ نہیں بچے گا۔

انسان بعض اوقات اکیلا ہوتا ہے نا اور گناہ بھی اکیلے میں ہوتے ہیں اکثر نافرمانیاں پردے کے پیچھے ہوتی ہیں، کہتا ہے کون دیکھ رہا ہے ؟! تو گناہ کر بیٹھتا ہے یہ انسان ربّ کو بھول جاتا ہے اوپر اور زمین کے نیچے بھی بھول جاتا ہے؛ اس زمین نے گواہی دینی ہے یہ ہمیشہ یاد رکھنا۔

اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے لیکن اس بندے پر حجت قائم کرنے کے لیے زمین بھی گواہی دے گی۔

﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۝ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا﴾: انسان نے پوچھا نا کیا ہو گیا ہے ؟! اُس کے جواب میں زمین بولے گی اللہ کا حکم ہے اللہ کے حکم کی تعمیل کی ہے زمین نے۔

﴿يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ﴾: ابھی انسان سوچ رہا ہے کہ میرا کیا ہونے والا ہے ؟! شروع میں تو زمین میں زلزلہ ہے پھر زمین کا پھٹ جانا ہے، پھر اس انسان کا اس سے نکلنا ہے پھر انسان نے پوچھنا ہے اسے کیا ہو گیا ہے ؟! اس کا جواب بھی اسے مل گیا ہے کہ اے انسان ! تیرا کیا ہونے والا ہے (ہمارا کیا ہونے والا ہے): ﴿يَوْمَئِذٍ﴾ (اس دن) ﴿يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا﴾ (لوگ گروہ در گروہ باہر نکلیں گے)؛ کیوں باہر نکلیں گے ؟

﴿لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ﴾(تاکہ اُن کواُن کے اعمال دکھادیئے جائیں)۔

"اعمال" عمل کی جمع ہے، جواعمال دنیا میں ہم کر رہے ہیں اور اس وقت کیا کرتے تھے یقیناً ہمیں سب دکھادیئے جائیں گے۔ کیوں دکھادیئے جائیں گے؟ کیونکہ ہم نے ان اعمال کا حساب دیناہے تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ ہم کیاکچھ کرکے آئے ہیں۔

جو آج ہم کر رہے ہیں اللہ کی قسم! وہ ہم اپنے لیے آگے بھیج رہے ہیں اور جو ہم آگے بھیج رہے ہیں ہمیں اس کا حساب دیناہے، اگر خیر ہے تو خیر اگر شَر ہے تو پھر کوئی خیر نہیں ہے، اس لیے ہم نے عمل کرتے ہوئے یا عمل کرنے کے لیے پہلے یہ اچھی طرح سوچ لیناہے کہ ہم عمل کیاکرنے جارہے ہیں، اگر اس عمل سے ربّ راضی ہو جاتاہے خوش ہو جاتاہے تو یہ عمل ضرور کریں کیونکہ یہ عمل قبر میں بھی ساتھ دے گامیدان محشر میں بھی یہ عمل سامنے ہو گااور لوگ اسے دیکھیں گے۔

توحید ہے سنت ہے، نماز ہے روزہ ہے، زکوۃ ہے، صدقات ہیں خیرات ہیں، والدین سے حسن سلوکی ہے، صلہ رحمی ہے، خیر ہی خیر ہے پیچھے نہ ہٹیں آگے بڑھتے رہیں، لیکن اگر کوئی شخص بُرا عمل کرتاہے نافرمانی کرتاہے، سب سے بڑی نافرمانی شرک ہے پھر بدعات ہیں، خرافات ہیں، ترک الصلاۃ ہے، واجبات کی ادائیگی میں کوتاہی کرناہے، محرمات کاارتکاب کرناہے، سود خوری ہے، حرام خوری ہے، ظلم ہے قتل ہے وغیرہ وغیرہ، واللہ قیامت کے دن اپنی آنکھوں سے اپنے اعمال دیکھے گا!

ابھی حساب باقی ہے ابھی وہ دیکھ رہاہے آپ سوچیں کیاحالت ہو گی؟! اس کو پتہ ہے کہ میں نے اپنے ان اعمال کا حساب دیناہے۔ دیکھیں جب قاضی جو ہے مجرم کو سزاسنانے سے پہلے اسے دَفعہ سنادیتاہے کہ یہ دَفعہ ہے دوسری، تیسری، چوتھی اور اسے پتہ ہوتاہے کہ کیاکیاسزاملنے والی ہے اور اسے دکھادیاجاتاہے کہ یہ یہ سزائیں ہیں سامنے تو ہر ایک خبر کے بعد اس کی حالت کیسی ہو گی وہ سنبھال پائے گا؟! نہیں سنبھال پائے گا کبھی! اور جب جہنم سامنے ہے؛ دیکھیں نا جہنم کو ستّر ہزار لگام ہیں ہر لگام پر ستّر ہزار فرشتے ہیں، سورج ایک میل کے فاصلے پر ہے، لوگ "حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا" برہنہ بدن ہیں، پاؤں میں کوئی جوتی نہیں ہے اور جسم کے مکمل حصے ساتھ ہیں، اپنے پسینے میں ڈوب رہاہو گایہ انسان!

یعنی ذراغور توکریں دیکھیں توسہی جگہ کیسی ہے؟! زمین تانبے جیسی زمین ہے، کوئی سایہ نہیں ہے اللہ تعالٰی کے عرش کے سائے کے سوا، اور سورج ایک میل کے فاصلے پر ہے جہنم سامنے ہے، اور ایک حدیث میں آیاہے کہ انسان بائیں طرف دیکھے گادائیں طرف دیکھے گا، دائیں طرف دیکھے گااس کواپنا عمل نظر آئے گااور کچھ نہیں، بائیں طرف دیکھے گااس کواپنا عمل نظر آئے گااور کچھ نظر نہیں آئے گااس کے سوا، سامنے دیکھے گا جہنم ہے!

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:"اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ"(جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے سے)؛اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اگر کھجور کا ٹکڑا نہ ہو"فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ"۔

تو اچھی بات سے جہنم سے چھٹکارا حاصل کرلو بھئی (سبحان اللہ)۔

یہ دائیں بائیں کیوں دیکھ رہا ہے؟کوئی یار، مددگار کوئی بچانے والا ہے!دائیں طرف کوئی بچانے والا نہیں اپنے اعمال ہی سامنے ہیں، بائیں طرف بھی کوئی نہیں اپنے اعمال ہی ہیں کچھ بھی نہیں ہے،اور سامنے چلو کوئی ہو، سامنے جہنم ہے انجام ہے!

اس سے بڑھ کر کیا حسرت ہوگی جب انسان اپنے دائیں بائیں شرک، بدعات، خرافات، نافرمانیاں ہی نافرمانیاں دیکھے گا؟!اس سے بڑھ کر کیا حسرت ہوگی اللہ کے لیے مجھے بتائیں؟!

جو آج ہم کر رہے ہیں ہم نے ان سب کو دیکھنا ہے اپنی آنکھوں سے اور ان کا حساب بھی دینا ہے حساب کے لیے تیار ہیں ہم؟! چھوٹا سا امتحان دنیا کا امتحان ہوتا ہے دل کی دھڑکنیں تیز ہو جاتی ہیں اور عجیب سی حالت ہوتی ہے، نہیں؟!اچھی تیاری والے بھی پریشان تو تھوڑا سا ہو جاتے ہیں نا کہ پتہ نہیں کیسے سوالات آتے ہیں!

میرے بھائی!وہاں کے حساب کے لیے ہمارے اپنے اعمال ہی ہیں جن کا ہم نے حساب دینا ہے، اپنے اعمال ہیں پہلے دکھادیئے جائیں گے حسرت اور بڑھ جائے گی ندامت اور بڑھ جائے گی،تکلیف اور بڑھ جائے گی!عذاب سے پہلے عذاب ہے!

لیکن اگر دائیں بائیں عمل صالح ہے؛توحید ہے سنت ہے، نماز ہے روزہ ہے، زکوۃ ہے، صدقات ہیں خیرات ہیں، حج ہے عمرہ ہے ،والدین سے حسن سلوکی ہے، صلہ رحمی ہے، وغیرہ وغیرہ، کتنی سعادت کی بات ہے کتنی خوشی کی بات ہے!

قبر میں ایک نورانی چہرہ اُس ظلمت میں جب سب ساتھ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں یہ عمل صالح نورانی چہرہ بن کر آئے گا اور قبر میں ساتھ دے گا جب کوئی ساتھ دینے والا نہیں ہوگا، اور قیامت کے دن دائیں بائیں دیکھیں گے تو خیر ہی خیر ہے اعمال صالحہ ہیں سارے اس سے بڑھ کر کیا سعادت ہوگی مجھے بتائیں؟!

جہنم سامنے ہے لیکن الحمد للہ اللہ کے فضل وکرم سے اللہ کی رحمت وسیع ہے کچھ اعمال ہیں ساتھ؛ کسی پر ظلم نہیں کیا، کسی کا حق نہیں کھایا، کبھی شرک نہیں کیا کبھی بدعت نہیں کی، جو عمل کیا دلیل کی روشنی میں کیا اور اپنے ربّ کو راضی کیا۔

عمل کرنے سے پہلے اچھی طرح دیکھ لیں کہ جو ہم عمل کرنے جارہے ہیں ہمارا ربّ اس سے راضی ہوتا ہے یا ناراض ہوتا ہے سب سے بڑی بات یہ ہے؛ عجب بات ہے یہ بندہ نہیں جانتا کہ اُس کا ربّ کس چیز سے راضی ہوتا ہے اور کس چیز سے ناراض ہوتا ہے!

ہمارے گھر والے کس چیز سے راضی ہوتے ہیں ناراض ہوتے ہیں جانتے ہیں کہ نہیں؟

چھوٹا بچہ ہوتا ہے نا ہمیں پتہ ہوتا ہے کہ اُس کی لائیکنگ (Liking) ڈس لائیکنگ (Disliking) کیا ہے، آپ کبھی دیتے ہیں بچے کو کوئی آئسکریم کہتے ہیں کہ نہیں بچہ یہ آئسکریم پسند نہیں کرتا اس کو چاکلیٹ والی دو ونیلا پسند نہیں کرتا؛ پتہ ہے نا ہمیں کہ ہمارے بچے کیا کھاتے ہیں کیا پیتے ہیں، کیا پسند ہے کیا ناپسند کرتے ہیں، راضی کس چیز سے ہوتے ہیں ناراض کس چیز سے ہوتے ہیں۔ عجب بات ہے کہ یہ بندہ زندگی ساری گزار دیتا ہے اپنے ربّ کے رحم و کرم پر، اُس کی نعمتوں میں سراپا ڈوبا ہوا ہے لیکن اس کو یہ نہیں پتہ کہ اُس کا ربّ کس چیز سے راضی اور کس چیز سے ناراض ہوتا ہے! عجب ہے کہ نہیں؟! (سبحان اللہ)۔

﴿يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ﴾: عمل تو دیکھ لیا اب حساب کیسے ہو گا سُن لیں ذرا، اِن اعمال کا حساب کیسے ہو گا: ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝﴾: پس جس نے ذرّے برابر نیکی کی ہو گی تو خیر دیکھ لے گا اُس نیکی کے بدلے میں یا اُس نیکی کی وجہ سے خیر دیکھے گا۔

لیکن ذرا غور کریں لفظ پر ﴿مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ﴾: ذرّے برابر نیکی بھی ضائع نہیں ہو گی اتنا باریک ترازو ہے اُس میں چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی تولا جاتا ہے۔ اور ذرّۃ سے مراد عربی زبان میں عام طور پر چیونٹی کو کہتے ہیں، آنکھوں سے دیکھتے ہیں سب سے چھوٹی مخلوق ہمیں چیونٹی نظر آتی ہے۔ کیا وزن ہے چیونٹی کا کوئی وزن ہے؟ چیونٹی کی کوئی حیثیت ہے؟ چلتے چلتے پاؤں تلے کتنی ہم روند دیتے ہیں پتہ نہیں چلتا ہمیں محسوس ہوتا ہے؟! نہیں ہوتا ہے۔

چیونٹی کا کوئی وزن نہیں ہے لیکن اگر ہمارے اعمال چیونٹی کے برابر ہوں اس کا بھی حساب ہو گا، اگر خیر عمل چھوٹے سے چھوٹا ہے: ''اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ'' ایک کھجور نہیں کھجور کا ٹکڑا بھی اگر اللہ تعالیٰ کے راستے میں صدقے میں دے دیتے ہو اُس کا اُجر بھی ضائع نہیں ہو گا اور یہ کھجور کا ٹکڑا بھی جہنم کی آگ سے بچا سکتا ہے جب نیکیوں کا پلڑا اس کھجور کے ٹکڑے کی وجہ سے بھاری ہو جائے گا کیونکہ وہاں پر ذرّات تلتے ہیں، نیکیاں جو ہیں یا بدیاں جو ہیں ذرّے برابر نیکی یا بدی بھی اُس کو بھی تولا جائے گا۔

چھوٹی سے چھوٹی بُرائی سے بھی بچنا ہے یہ نہیں کہ چھوٹی بُرائی ہے کیا ہوتا ہے؟!

شاید دنیا میں ہمیں بُرائی کرتے ہوئے پتہ نہیں چلتا لیکن ہمیں یہ یقین ہونا چاہیے کہ آخرت میں تو وہ تُلے گی نا! ترازو میں تو رکھی جائے گی نا!

دو پلڑے ہیں ترازو کے: اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ ترازو کے دو پلڑے ہیں حقیقی ہیں، ایک پلڑے میں نیکیاں رکھی جائیں گی دوسرے پلڑے میں بُرائیاں رکھی جائیں گی؛ حسنات ہیں اور سیئات ہیں جو بھاری ہو گیا وہی اس انسان کا انجام ہے،

نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گیا تو جنت ہے اور اگر ان بدیوں کا اور سیئات کا پلڑا بھاری ہو گیا تو جہنم ہے: ﴿مِثْقَالَ ذَرَّةٍ﴾ ذرّے برابر عمل (سبحان اللہ)۔ کیا ہم کبھی سوچتے ہیں عمل کرنے سے پہلے کہ جو عمل ہم کرنے جا رہے ہیں اس عمل کا وزن کتنا ہے اس کی حیثیت کیا ہے؟! ہم عام طور پر سوچتے نہیں ہیں۔ ہم چل رہے ہوتے ہیں ایک بندہ فقیر بیٹھا ہوتا ہے مسکین محتاج ہوتا ہے اور آپ کی جیب میں نصف ریال ہے ایک ریال نہیں ہے ہم کہتے ہیں کہ یہ نصف ریال بھی دینے والی چیز ہے کیا؟! چلے جاتے ہیں نہیں دیتے وہ کیونکہ ہمارے نزدیک اس نصف ریال کی کوئی قیمت نہیں ہے شاید، شاید اس فقیر کے لیے بھی اس نصف ریال کی کوئی قیمت نہ ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی بڑی قیمت ہے اور ترازو میں بھی اس کا وزن ہے۔

اس لیے کبھی محتاج کو دیکھ کر اس کی جو جیسی جتنی مدد کر سکتے ہیں وہ مدد کر لیں لیکن بشرطیکہ اللہ کے لیے کریں، واللہ اُجر ضائع بھی نہیں ہو گا اُس کا صلہ دنیا میں بھی ان شاءاللہ مل جائے گا اور آخرت میں نامۂ اعمال میں درج ہو گا اور ترازو میں بھی اس عمل کو تولا جائے گا۔ انڈیا میں نہیں پتہ پاکستان میں اب جو روپیہ تھا پانچ روپے، سکے میں آ گئے ہیں وہاں پر میرا خیال ہے، یعنی فقیر کو روپے والی بات بھی ختم ہو گئی ہے تو کم سے کم پانچ روپے مانگتے ہیں (سکہ پانچ میں ہے)، اگر آپ کے پاس روپیہ ہے نا اور وہ نہیں لینا چاہتا وہ دے دیں اسے، اگر آپ کے پاس کچھ نہیں ہے اور یہ ایک روپیہ ہے جیب میں اگر وہ نہیں بھی لینا چاہتا وہ پھینک دے اس کی مرضی ہے آپ اس کی مدد کم سے کم پیسوں میں کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی کر دیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ شرم آتی ہے دیتے ہوئے! کیا شرم آتی ہے ﴿مِثْقَالَ ذَرَّةٍ﴾ ذرّہ تُلے گا نا آپ کا تو کچھ نہیں گیا! وہ نہیں لیتا تو وہ نہ لے اس کی مرضی ہے لیکن آپ چھوٹی سے چھوٹی خیر کو بھی نہ چھوڑیں۔

اور اسی طریقے سے شَر ہے، مصیبت ہے، نافرمانی ہے اگرچہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو؛ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایک چھوٹا سا گناہ ہو گیا ہے؛ اچھا ہو گیا ہے یا کیا ہے؟! چھوٹا سا گناہ ہے صغائر اور کبائر کی پھر جنگ چھڑ جاتی ہے کہ کبیرہ تو نہیں تھا صغیرہ تھا!

صغیرہ کبیرہ علماء فرق بتاتے ہیں اس لیے نہیں کہ ایک جائز ہے ایک ناجائز ہے، دونوں حرام ہیں دونوں نافرمانیاں ہیں لیکن فرق اتنا ہے کہ کبیرہ کے لیے الگ سے توبہ کرنی پڑتی ہے اور صغیرہ گناہ جو ہیں وہ نیکیوں سے مٹ جاتے ہیں ڈھل جاتے ہیں استغفار سے ختم ہو جاتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ صغیرہ گناہ بھی کرنا چاہیے کوئی حرج ہے کہ نہیں ہے؟ بہت بڑا حرج ہے کیونکہ اُس دن ذرّہ برابر بھی بُرائی کو تولا جائے گا اور اُس کا حساب ہمیں دینا پڑے گا۔ (اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اور ہمارے لیے آسانیاں فرمائے، ہم سے کوتاہیاں ہو جاتی ہیں ہم بشر ہیں مسکین ہیں حقیر ہیں فقیر ہیں)۔

میں پہلے بھی کئی مرتبہ عرض کر چکا ہوں کہ قباحت بُرائی کرنے میں نہیں ہے بُرائی تو ہو ہی جاتی ہے نافرمانی ہو جاتی ہے کیونکہ ہم بشر ہیں ہم سے غلطی ہو جاتی ہے، بعض اوقات نہ چاہتے ہوئے بھی انسان سے گناہ ہو جاتا ہے قباحت اس میں نہیں ہے۔ قباحت کس چیز میں ہے؟ کہ انسان غلطی کرنے کے بعد توبہ نہ کرے۔

غلطی ہو گئی توبہ کرو رجوع کرو اپنے ربّ کی طرف وہ تواب ہے رحیم ہے، غفور بھی ہے غفار بھی ہے وہ معاف کرنے والا ہے اپنے ربّ سے فوراً معافی مانگ لو، یہ کبھی نہ سوچنا کہ ہمارے گناہ اُس کی رحمت سے بڑھ کر ہیں؛ نہیں واللہ! اُس کی رحمت بہت وسیع ہے۔ اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ گناہ کرتے جاؤ کیونکہ اُس کی رحمت وسیع ہے!

بعض لوگ غلط فائدہ اٹھاتے ہیں، اِن معانی سے کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع ہے غفور ہے غفار ہے تواب ہے رحیم ہے رحمٰن ہے تو کرتے رہو گناہ وہ معاف کر دے گا، یا کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ ہدایت چاہے گا ہدایت دے گا تب ہم ہدایت یافتہ ہو جائیں گے۔

وہ غفور ہے غفار ہے رحیم ہے تواب ہے الرحمٰن الرحیم ہے لیکن ہمیں شرم نہیں آتی گناہ کرتے ہوئے! (سبحان اللہ)۔

تو ہمیں اپنی سوچ کو بھی بدلنا ہے اپنے اعمال کو بھی بدلنا ہے اور یہ سوچنا ہے کہ عمل کرنے سے پہلے ہم جو عمل کرنے جا رہے ہیں یقیناً ہم نے اُس عمل کا اپنے ربّ کو حساب بھی دینا ہے (واللہ اُعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (099: سورۃالزلزلۃ کی مختصر تفسیر) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio